49037 ـ مغرب كى ا يك ركعت جماعت كے ساتھ پالينے والا شخص باقى نماز كيسے مكمل كرے گا ؟

سوال

اگر میں مغرب کی نماز میں جماعت کے ساتھ دوسری رکعت میں تشہد کے دوران ملوں تو باقی نماز کیسے مکمل کرونگا ؟
میں اٹھ کر امام کے ساتھ تیسری رکعت مکمل کروں اور تشہد کے بعد اٹھ کر اپنی تیسری رکعت ادا کروں اور تشہد میں بیٹھوں یا کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آپ مغرب کی نماز میں جماعت کے ساتھ درمیانی تشہد میں ملیں تو آپ تیسری رکعت میں امام کی متابعت اور اقتدا کرینگے اور پھر تشہد بیٹھ کر امام کے سلام کے بعد اٹھ کر اپنی باقی مانندہ نماز مکمل کرینگے، آپ دو رکعات باقی ہیں، تو ان میں سے پہلی میں آپ سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں، اور پھر تشہد میں بیٹھیں جو کہ آپ کی درمیانی تشہد ہو گی.

پھر اٹھ کر تیسری رکعت ادا کریں اور اس میں صرف سورۃ الفاتحۃ پڑھیں، اور پھر آخری تشہد بیٹھ کر سلام پھیر لیں.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ اس نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی وہ اس کی نماز کا اول حصہ تھا، اور جو وہ انفرادی طور پر ادا کر رہا ہے وہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

اگر اس نے امام کے ساتھ ایك رکعت پائی تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر ایك رکعت ادا کر کے تشہد بیٹھے گا اور پھر تیسری رکعت ادا کر کے تشہد بیٹھے گا "

دیکھیں: المجموع (4 / 117).

پھر کہتے ہیں:

(ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ہمارا مسلك یہ ہے کہ مسبوق نے جو جماعت کے ساتھ نماز پائی وہ اس کی نماز کا اول حصہ ہے، اور جو اس نے بعد میں ادا کی وہ اس کا آخری حصہ ہے، سعید بن مسیب، حسن بصری، عطاء، عمر بن عبدالعزیز، اور مکحول، زھری، اوزاعی، سعید بن عبد العزیز، اسحاق، رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جو ابن منذر رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا ہے.

اور میں بھی یہی کہتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ: عمر، علی، اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے اور ان سے ثابت نہیں، یہ امام مالك سے روایت اور داود کا بھی یہی کہنا ہے.

اور ابو حنیفہ، مالك، ثوری، اور احمد رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ: اس نے جو جماعت کے ساتھ پائی وہ اس کی نماز کا آخری اور جو بعد میں ادا کی اس کی نماز کا اول حصہ ہے.

اسے ابن منذر نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور مجاھد، ابن سیرین سے بیان کیا ہے، اور ان کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم جو پالو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے اس کی قضاء کر لو "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ہمارے اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے دلیل لی ہے کہ:

" جو تم پالو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے وہ مکمل اور پوری کرلو "

اسے بخاری اور مسلم نے بہت سے طرق سے روایت کیا ہے.

بیھقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جنہوں نے " پوری اور مکمل کرو " روایت کیا ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ حافظ اور التزام کرنے والے ہیں جو کہ حدیث کے راوی ہیں تو وہ زیادہ اولی ہیں.

شیخ ابو حامد اور الماوردی کہتے ہیں:

کسی چیز کا اتمام اور پورا کرنا اس وقت ہوتا ہے جب اس کا پہلا حصہ گزر چکا ہو اور اس کی آخری حصہ باقی ہو.

اور بیھقی نے بھی ہمارے مسلك جیسا ہی عمر بن خطاب، علی ، اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم اور ابن مسیب، حسن، عطاء، اور ابن سیرین، ابو قلابہ رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے.

اور رہی یہ روایت کہ:

اس کی قضاء کرو"

اس کا جواب دو طرح ہے:

پہلی وجہ:

فاتموا یعنی پوری اور مکمل کرو والی روایت کے رواۃ زیادہ اور احفظ ہیں.

دوسری وجہ:

قضاء فعل پر محمول ہے، نہ کہ اصطلاح میں معروف قضاء پر، کیونکہ یہ اصطلاح متاخرین فقہاء کرام کی ہے، اور عرب قضاء کو فعل کے معنی پر اطلاق کرتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم اپنے مناسك ادا کر چکو.

اور فرمان ہے:

جب آپ نماز ادا کر چکیں.

شیخ ابو احمد کہتے ہیں:

مراد یہ ہے کہ: تمہاری نماز میں سے جو رہ جائے نہ کہ امام کی نماز میں سے، اور مقتدی کی جو نماز رہ گئی ہے وہ نماز کا آخری حصہ ہے. واللہ اعلم. اھـ

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

سوال:

میں مسبوق کی نماز کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں:

1 ـ جب امام نماز مغرب میں ایك یا دو رکعت پڑھا چکا ہو.

2 ـ اگر چار رکعت والی نماز میں امام ایك یا دو رکعت ادا کر چکا ہو.

مسبوق کیا پڑھے گا، کیا وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھے گا یا کہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی ؟

جواب:

مسبوق شخص امام کے ساتھ جو نماز پائے وہ مقتدی کی نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، چنانچہ جس نے امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں سے ایك رکعت پائی تو وہ نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، جب امام کی سلام کے بعد وہ کھڑا ہو کر فوت شدہ نماز کی رکعات مکمل کرے، اور اس میں سے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ یا کچھ آیات کی تلاوت کرے گا کیونکہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے، اور پھر درمیانی تشہد بیٹھےگا، پھر مغرب کی رہ جانے والی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت ہے، اور پھر وہ آخری تشہد بیٹھےگا.

اور اگر اس کی ایك رکعت رہ جائے اور امام کے ساتھ اس نے دو رکعت ادا کیں، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنے والی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت تھی.

لیکن اگر نماز چار رکعت والی ہو اور اس نے امام کے ساتھ تین یا دو رکعت ادا کیں تو باقی مانندہ رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ ہی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہے، اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ کی تلاوت نہیں کرنا ہو گی، فقہاء کرام کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 322).

واللہ اعلم .